رمضان المبارک کے بعد فطرانہ ادا کرنا

دار الافتاء اھلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فطرانہ رمضان المبارک کے بعد دے سکتے ہیں؟ رہنمائی فرمادیں۔

جواب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

فطرہ رمضان ہی میں ادا کرنا ضروری نہیں ہوتا بلکہ فطرہ تو واجب ہی رمضان المبارک کے اختتام پر ہوتا ہے یعنی عید کے دن صبح صادق کے طلوع ہونے پر صدقۂ فطر واجب ہوتا ہے اور اس کی ادائیگی کا سنت طریقہ یہ ہے کہ عید کی صبح صادق ہونے کے بعد اور عید گاہ جانے سے پہلے ادا کیا جائے، تاہم رمضان المبارک کے دوران یا اس سے بھی پہلے فطرہ ادا کرنا جائز ہے جب کہ وہ شخص موجود ہو، جس کی طرف سے ادا کیا جا رہا ہے، یونہی عید الفطر کے بعد دینا بھی جائز ہے البتہ زیادہ تاخیر کرنا مکروہ تنزیہی ہے لیکن پھر بھی ادا کرنا ضروری ہے کہ اس کا وقت عمر بھر ہوتا ہے، یعنی اگر ادا نہ کیا ہو تو اب ادا کردے۔ ادا نہ کرنے سے ساقط نہ ہوگا، نہ اب ادا کرنا قضا ہے بلکہ اب بھی ادا ہی ہے۔

تبیین الحقائق میں ہے "تجب صدقة الفطر بطلوع الفجر من يوم الفطر" ترجمہ: صدقۂ فطر واجب ہوتا ہے عید الفطر کے دن صبح صادق کے طلوع ہونے پر۔ (تبیین الحقائق، باب صدقۃ الفطر، ج 01، ص 310، مطبوعہ: قاھرہ)

درمختار میں ہے "(تجب موسعا في العمر) عند أصحابنا وهو الصحيح بحر عن البدائع معللا بأن الأمر بأدائها مطلق" ترجمہ: ہمارے اصحاب کے نزدیک صدقۂ فطر واجب ہے اور عمر بھر اس کا وقت ہے، اور یہی صحیح ہے، بحر میں بدائع کے حوالے سے اس کی یہ علت بیان کی کہ اس کی ادائیگی کا حکم مطلق ہے۔

اس کے تحت ردالمحتار میں ہے "(قوله: مطلق) أي عن الوقت فتجب في مطلق الوقت وإنما يتعين بتعيينه فعلا أو آخر العمر، ففي أي وقت أدى كان مؤديا لا قاضيا" ترجمہ: (مصنف کا قول: مطلق) یعنی وقت سے مطلق، پس یہ مطلق وقت میں واجب ہوتا ہے اور ادائیگی کے ساتھ یا عمر کے آخری حصے میں ہی متعین ہوتا ہے، لہذا پوری

عمر میں جب بھی ادا کرے گا، ادا کرنے والا ہی ہو گا، قضا کرنے والا نہیں۔ (رد المحتار علی الدر المختار، جلد 2، صفحہ 358، 359، مطبوعہ: دار الفکر، بیروت)

مراقی الفلاح میں ہے "ویستحب إخراجها قبل الخروج إلى المصلى وصح لو قدم أو أخر والتأخير مكروه"

ترجمہ: صدقہ فطر عید کی نماز کے لیے عید گاہ کی طرف نکلنے سے پہلے ادا کرنا مستحب ہے، اور اگر کوئی اس سے مقدم یا مؤخر کرے تب بھی جائز ہے، البتہ تاخیر کرنا مکروہ ہے۔ (مراقی الفلاح شرح نور الایضاح، صفحہ 273، مطبوعہ: المکتبۃ العصریۃ، بیروت)

در مختار میں ہے "(ويستحب إخراجها قبل الخروج إلى المصلى بعد طلوع فجر الفطر) عملا بأمره وفعله - عليه الصلاة والسلام وصح أداؤها إذا قدمه على يوم الفطر أو أخره ۔۔۔ والأمر في حديث "أغنوهم" للندب فيفيد الأولوية، ولذا قال في الظهيرية: **لا يكره التأخير أي تحريما**" ترجمہ: صدقہ فطر کو عید کے دن فجر طلوع ہونے کے بعد، نمازِ عید کے لیے نکلنے سے پہلے ادا کرنا مستحب ہے، کیونکہ یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کے حکم اور فعل دونوں پر عمل ہے۔ اور اگر کوئی شخص فطرہ عید کے دن سے پہلے یا بعد میں ادا کرے، تو بھی ادائیگی صحیح ہے۔ اور حدیثِ مبارکہ "اس دن محتاجوں کو سوال سے بے نیاز کر دو" اس میں جو حکم ہے وہ ندب (استحباب) کے لیے ہے، پس اس سے نماز عید سے پہلے دینے کا اولی ہونا ثابت ہوتا ہے، اسی لیے ظہیریہ میں فرمایا گیا: فطرہ میں تاخیر مکروہ تحریمی نہیں ہے۔ (الدر المختار، صفحہ 140، مطبوعہ: دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

بہار شریعت میں ہے "صدقہ فطر واجب ہے، عمر بھر اس کا وقت ہے یعنی اگر ادا نہ کیا ہو تو اب ادا کر دے۔ ادا نہ کرنے سے ساقط نہ ہوگا، نہ اب ادا کرنا قضا ہے بلکہ اب بھی ادا ہی ہے، **اگرچہ مسنون قبل نمازِ عید ادا کر دینا ہے۔**" (بہار شریعت، جلد 1، حصہ 5، صفحہ 935، مطبوعہ: مکتبۃ المدینہ)

بہار شریعت میں ہے "فطرہ کا مقدم کرنا مطلقاً جائز ہے جب کہ وہ شخص موجود ہو جس کی طرف سے ادا کرتا ہو اگرچہ رمضان سے پیشتر ادا کر دے۔۔۔ **بہتر یہ ہے کہ عید کی صبح صادق ہونے کے بعد اور عید گاہ جانے سے پہلے ادا کر دے۔**" (بہار شریعت، جلد 01، حصہ 5، صفحہ 939، 940، مطبوعہ: مکتبۃ المدینۃ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا محمد شفیق عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-3992

تاریخ اجراء: 11 محرم الحرام 1447ھ/07 جولائی 2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net